

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## "واحد قومی نصاب" (SNC) ہمارے بچوں کے اذہان کو دنیا کے متعلق سیکولر مغربی نقطہ نظر سے زہر آلود کر رہا ہے جبکہ ہمیں دھوکہ دینے کے لیے اس میں کچھ اسلامی مواد بھی شامل کیا گیا ہے

اگرچہ پاکستان کے حکمرانوں نے اس بات کی بہت تشہیر کی کہ "واحد قومی نصاب" (SNC) 2020 میں "قرآن و سنت کی تعلیمات" کو بھی شامل کیا گیا ہے جبکہ حقیقت میں یہ نصاب اسلام کو کچلنے کے لیے ایک انتہائی خطرناک استعماری منصوبہ ہے۔ "واحد قومی نصاب" اس فہم کو زہر آلود کرتا ہے کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور حکمرانی کے لیے قرآن و سنت ہی واحد ماخذ ہیں۔ "واحد قومی نصاب" کی تمام تر بنیاد "SDG-4 کے اہداف اور مقاصد سے ہم آہنگی" (Alignment with the goals & targets of SDG-4) پر مبنی ہے، جیسا کہ پاکستان کی وفاقی وزارت برائے تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت نے اپنی دستاویزات میں خود بیان کیا ہے۔ پائیدار ترقی کے اہداف (Sustainable Development Goals-SDG-4) کا مقصد ہماری تعلیم کو اقوام متحدہ کے مخصوص ادارے UN DESA کے تصور کے مطابق ڈھالنا ہے۔ ہمارے دین کے نقطہ نظر سے اس کا سب سے خطرناک ہدف ایس ڈی جی ہدف نمبر 4.7 ہے جس کا مقصد ہمارے بچوں کے جذبات و میلانات (نفسیت) کی تشکیل نو ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مذہب، معاشرے، سیاست اور عالمی امور کے متعلق طلبہ کے نقطہ نظر کو مغربی اقدار کے مطابق ڈھالنا ہے۔

استعماری منصوبے کا ہدف یہ ہے کہ مسلم دنیا میں اسلام کی بھی وہی حیثیت ہو جو مغربی معاشرے میں عیسائیت کی ہے یعنی دین کو ذاتی زندگی تک محدود کر دیا جائے اور اجتماعی زندگی، ریاست اور آئین سے دین کا کوئی تعلق نہ ہو۔ تعلیم کے لیے استعمار کا یہ منصوبہ اُس وقت پیش کیا گیا ہے جب مسلم معاشروں میں اسلام کی بنیاد پر حکمرانی، اسلامی ریاست، خلافت اور امت کی یکجہتی پر وسیع پیمانے پر بحث ہو رہی ہے۔ یہ استعماری منصوبہ اُس وقت سامنے آیا ہے جب امت استعمار کے تشکیل کردہ بین الاقوامی آرڈر کو مسترد کر رہی ہے، وہ استعماری آرڈر کہ جس کے نتیجے میں امت کی سرزمینیں مقبوضہ ہو گئیں، اُس کے دین کو نشانہ بنایا جا رہا ہے اور اُس کی دولت کو لوٹا جا رہا ہے۔ اسلامی نشاۃ ثانیہ کے سورج کو طلوع کے قریب دیکھتے ہوئے استعمار اس بات کی زبردست کوشش کر رہا ہے کہ امت مسلمہ استعمار کی مخالفت کو ترک کر دے اور اس شیطانی مقصد کے حصول کے لیے استعمار بے دریغ پیسہ بہا رہا ہے۔ ایس ڈی جی ہدف 4.7 اور سماجی و جذباتی تربیت نمبر 1 کو باہم مربوط کر کے اسے تعلیمی مواد (NISSEM) کی شکل دینے کے متعلق دستاویز میں استعماریوں نے یہ ذکر کیا ہے کہ "مالی امداد دینے والے اُن سرگرمیوں پر خرچ کرنے کے لیے تیار ہیں جن سے مستقبل کے تنازع کے امکانات میں کمی ہوتی ہو"۔

اقوام متحدہ کے ایس ڈی جی ہدف 4.7 کی اندھی تقلید کرتے ہوئے بنایا جانے والا "واحد قومی نصاب" (SNC) امت کی اجتماعی زندگی کے متعلق اسلامی تصورات کی جڑیں کاٹتا ہے۔ "واحد قومی نصاب" اس اسلامی تصور، کہ تمام مسلمان ایک واحد امت ہیں، کی جگہ علاقے اور نسل کی بنیاد پر قومیت کے مغربی سیاسی تصور کی ترویج کرتا ہے جو امت کو تقسیم اور کمزور کرنے کا باعث ہے۔ جماعت چہارم اور پنجم کی کتاب معاشرتی علوم کے لیے بنائے گئے نصاب میں یہ کہا گیا ہے کہ "اس نصاب کا ہدف وطن پرستی کو پروان چڑھانا ہے"۔ اس میں یہ وضاحت بھی کی گئی ہے کہ طلباء لازم طور پر اس قابل ہونے چاہئیں کہ وہ "پاکستانی ہونے پر فخر اور وطن سے محبت کی وجوہات کو بیان کر سکیں"۔

تاہم نیشنل ازم، وطن پرستی اور فرقہ واریت کو اسلام نے رد کیا ہے، جنہوں نے امت کو تقسیم کر رکھا ہے، اور یہ سب امت کے بچوں کے لیے درست ربط و تعلق نہیں ہیں۔ درست ربط تعلق اسلام کی آئیڈیالوجی کا ہے جو تمام مسلمانوں کو اسلامی بھائی چارے کی لڑی میں پرو دیتا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا، **وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلْفَ بَیْنٍ قُلُوْبِكُمْ فَاصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا** "اور سب مل کر اللہ کی (ہدایت کی رسی) کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا اور اللہ کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو اللہ نے تمہیں اس سے بچالیا" (آل عمران، 103:3)۔ اس کی بجائے اسلام کو چھوڑ کر کسی بھی دوسری چیز کو اجتماعی طور پر مسلمانوں کے درمیان ربط و تعلق کے لیے بنانا بہت بڑا گناہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **مَنْ قَتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِيَّةٍ يَدْعُو عَصْبِيَّةً اَوْ يَنْصُرُ عَصْبِيَّةً فَقَتَلَهُ جَاهِلِيَّةٌ** "جو شخص اندھی تقلید میں کسی کے جھنڈے تلے مارا گیا، جو (رنگ، نسل، علاقے کی) عصبیت کی دعوت دیتا تھا اور عصبیت کی مدد کرتا تھا، اس کی موت جاہلیت کی موت ہے" (مسلم)۔

مزید یہ کہ "واحد قومی نصاب" (SNC) مغربی نظام حکومت یعنی جمہوریت کی ترویج کرتا ہے، جہاں قوانین انسانوں کی خواہشات اور مرضی کے مطابق بنائے جاتے ہیں اور یہ اسلام کے نظام حکمرانی یعنی خلافت کے خلاف ہے کہ جس میں حکمرانی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی وحی کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ معاشرتی علوم کے نصاب کے سیکشن 1.7 "معاشرتی علوم کے موضوعات برائے جماعت چہارم اور پنجم" میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ طالب علم کو لازمی طور پر "ریاست اور حکومت کی تعریف



تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ" کچھ شک نہیں کہ نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے" (العنکبوت، 29:45)۔ اسلام نے تجارت میں ایمان داری، گواہی میں سچائی، والدین کے ساتھ عزت، بچوں کے ساتھ شفقت، ملاقات پر خوشی کے اظہار، ضرورت مندوں پر فراخ دلی سے خرچ کرنے اور میدان جنگ میں دشمن کا مقابلہ بہادری سے کرنے کی تعریف کی ہے۔ اخلاقیات کا تعلق اسلام کے بیان کردہ حلال و حرام پر عمل کرنے سے ہے۔ اس طرح اچھے اخلاق ایک مسلمان کی مستقل صفت بن جاتے ہیں اور وہ اس کے ذاتی فائدے اور ممکنہ نقصان کی بنا پر تبدیل نہیں ہوتے۔

اور یہ سب کچھ کم نہ تھا کہ "واحد قومی نصاب" (SNC) اسلام کے متعلق ہمارے بچوں کے احساسات کو بھی تبدیل کرنے کے درپے ہے۔ "واحد قومی نصاب" اسلامی میلانات اور اسلام کی بنیاد پر پسند و ناپسند کے رجحان کو کھوکھلا کرنا چاہتا ہے کہ جو اس خطہ برصغیر میں اسلام کی صدیوں کی حکمرانی کے نتیجے میں تشکیل پایا تھا۔ جماعت اول 2020 کے لیے نصاب برائے "ابتدائی بچپن کی دیکھ بھال اور تعلیم" کے سیکشن 2.4 "ذاتی اور معاشرتی اور جذباتی تعمیر" کے ذریعے "واحد قومی نصاب" ہمارے سب سے ننھی عمر کے بچوں کے خالص اسلامی جھکاؤ کو زک پہنچاتا ہے۔ اسلام اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی اطاعت سے محبت کرنے کے مضبوط جذبے کی تعمیر کرتا ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نافرمانی سے سخت نفرت پیدا کرتا ہے تاکہ انسان میں ایسی زندگی گزارنے کا رجحان پیدا ہو کہ وہ ہر معاملے میں اللہ کی مرضی کے مطابق عمل کرنے میں ہی خوشی محسوس کرے۔ لیکن "ابتدائی بچپن کی دیکھ بھال اور تعلیم" کے متعلق نصاب اس بات پر زور دیتا ہے کہ طلباء لازمی طور پر اپنے مذہب سے قطع نظر دوسروں کے احساسات اور نظریات کو عزت دیں۔

تاہم واحد تعلیمی نصاب اس تمام کے لیے بنیاد فراہم کرتا ہے اگرچہ اسلام ایسے نظریات اور احساسات کے لیے عزت کے جذبات پیدا نہیں کرتا جو گناہ، کفر اور نافرمانی پر مشتمل ہوں۔ یقیناً اسلام ان سے محبت کرنے کا درس دیتا ہے جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں اور بدکار شخص سے نفرت کرنے کا درس دیتا ہے جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ "یقیناً اللہ بدگو اور بد زبان شخص سے نفرت کرتا ہے" (ترمذی)۔ اسلام لازم کرتا ہے کہ تمام رجحانات اور پسند اور ناپسند کی بنیاد اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی وحی ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ "تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہشات ان احکامات کے تابع نہ ہو جائیں جو میں لایا ہوں" (النووی)۔

## اے پاکستان کے مسلمانو، اس کے طلباء، اساتذہ، والدین اور خاص طور پر ماہرین تعلیم!

اقوام متحدہ کے ایس ڈی جی ہدف 4.7 کی کامل پیروی کرتے ہوئے بنایا جانے والا "واحد قومی نصاب" ہماری مستقبل کی نسل پر ایک استعماری حملہ ہے۔ یہ نصاب دین کو زندگی کے معاملات سے جدا کر دینے کی تلقین کرتا ہے جبکہ اسلام ایک فرد اور معاشرے دونوں کے لیے واحد صحیح پیمانہ ہے۔ "واحد قومی نصاب" نے اسلام کو دیگر مذہب کے برابر کھڑا کر دیا ہے جبکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ اسلام ہی واحد دین حق ہے۔ یہ نصاب اسلامی امت کو زبان، نسل اور زمین کی بنیاد پر تقسیم کرنے کی بات کرتا ہے جبکہ اسلامی امت اور اس کی خلافت کی طاقت، اسلام کی بنیاد پر امت کے ایک ہونے میں ہے۔ یہ نصاب جمہوریت کے ذریعے انسانوں کے بنائے ہوئے ناقص قوانین کی بنیاد پر حکمرانی کی دعوت دیتا ہے جبکہ اسلام کا طرز حکمرانی صرف خلافت ہے۔

یقیناً "واحد قومی نصاب" ایک مشاہدہ کرنے والے کو استعماری دور میں جو کچھ رونما ہوا، اس کی یاد دلاتا ہے جب انگلش ایجوکیشن ایکٹ 1835 سامنے لایا گیا اور استعماری تھامس بیبنگٹن میکالے (Thomas Babington Macaulay) نے تعلیم کے متعلق اپنی مشہور دستاویز پیش کی جس میں اس نے کہا تھا کہ ضرورت ہے ایک "ایسے طبقے کو پیدا کرنے کی جو رنگ و نسل میں ہندوستانی ہو لیکن پسند و ناپسند، رائے، اخلاقیات اور عقل کے لحاظ سے انگریز ہو"۔ ایک مومن کے لیے یہ بات حیران کن نہیں کہ استعماریوں کے لیے سب سے پریشان کن بات ہماری اسلام سے محبت اور اس پر عمل کرنے کی خواہش ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلان کر چکا ہے، إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ "جو لوگ کافر ہیں اپنا مال خرچ کرتے ہیں کہ (لوگوں کو) اللہ کے رستے سے روکیں" (الانفال، 8:36)۔ آج کافر استعمار اس بات کی کوشش کر رہا ہے کہ ہماری آنے والی نسلیں ان کے کرپٹ افکار، اقدار اور منصوبوں کے سامنے گھٹنے ٹیک دیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے خبردار فرمایا ہے، وَلَنْ تَرْضَىٰ عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ قُلْ إِنَّ هُدَىٰ اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ "اور یہودی و عیسائی تم سے کبھی راضی نہیں ہوں گے، یہاں تک کہ تم ان کے مذہب کی پیروی اختیار نہ کر لو۔ (ان سے) کہہ دو کہ اللہ کی ہدایت (یعنی دین اسلام) ہی ہدایت ہے" (البقرہ، 2:120)۔

جہاں تک پاکستان کے حکمرانوں کا تعلق ہے تو یہ ہمارے دین سے بہت دُور ہیں اور مسلمانوں کی تعلیم کے متعلق استعماری منصوبوں کو کامیاب بنانے کے لیے کام کر رہے ہیں۔ یہ حکمران دکھاوے کے طور پر اپنی زبان سے ہمارے دین کی تعریف کرتے ہیں جبکہ یہ گناہوں کے فروغ، اللہ کی نافرمانی اور کفر کی ترویج کو یقینی بنا رہے ہیں اگرچہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا، إِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ "اگر تم کفر کرو گے تو اللہ تم سے بے پروا ہے۔ اور وہ اپنے

بندوں کے لئے کفر پسند نہیں کرتا" (الزمر، 7:39)۔ درحقیقت پاکستان کے حکمران بارباریہ کوشش کرتے ہیں کہ ہم اپنی اور اپنے دین کی حفاظت میں ڈھیلے پڑ جائیں تاکہ ہمارے خلاف استعمار کا ہر منصوبہ یقینی طور پر کامیاب ہو جائے، چاہے اس منصوبے کا تعلق ہماری سر زمین، دولت یا حتیٰ کہ ہمارے دین پر حملہ کرنے سے ہو۔

ہم سب پر لازم ہے کہ ہم حکمرانوں کی اللہ سے نافرمانی اور گمراہی کو مسترد کر دیں۔ ہم سب پر لازم ہے کہ اپنے دین سے مضبوطی کے ساتھ جڑے رہیں اور نبوت کے نقش قدم پر اسلامی ریاستِ خلافت کے قیام کی جدوجہد کریں جو ہمارے دین کی حفاظت کرے گی۔ خلافت ایسی تعلیمی پالیسی نافذ کرے گی جو فقہ سے لے کر طب تک، انجینئرنگ سے لے کر ٹاؤن پلاننگ تک، زندگی کے ہر شعبے میں جدت اور تخلیقی صلاحیتوں کو پروان چڑھائے گی۔ ایک ایسے وقت میں جب دنیا مغربی سرمایہ داریت کے ناکام نظام کے بوجھ تلے کچلی جا رہی ہے، خلافت ایک بار پھر دنیا میں بیداری پیدا کرے گی جیسا کہ وہ اس سے پہلے بھی دنیا کو کئی صدیوں تک اپنی روشنی سے منور کرتی رہی ہے اور اسی نے یورپ کے لوگوں کو متاثر کر کے انہیں قرونِ وسطیٰ کے تاریک گڑھے سے نکالا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا، **وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ** اور اسی طرح ہم نے تمہیں امتِ وسط بنا دیا ہے، تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو" (البقرہ، 143:2)۔

## حزب التحریر

ولایہ پاکستان

12 محرم 1442 ہجری

یکم ستمبر 2020ء